158544 ـ بیوہ کا دوران عدت تعزیت کرنے والوں کے استقبال کے لیے اپنے گھر سے باہر کسی دوسری جگہ جانا

سوال

ايك عورت كا خاوند فوت ہوگيا اور اسكى اولاد بھى ہے يہ عورت اپنے اور خاوند كے خاندان كے شہر سے ايك سو كلو ميٹر سے بھى زيادہ فاصلہ پر رہتى ہے، ہمارے ہاں يہاں لبيا ميں رواج ہے كہ جب كسى كا خاوند فوت ہو جائے تو تعزيت كى جگہ خاوند كے والد كا گھر ہوتا ہے، جس نے بھى تعزيت كرنا ہو وہ خاوند كے خاندان كے گھر جائے.
سوال يہ ہے كہ: خاوند كى وفات كے ابتدائى ايام ميں بيوہ عورت كہاں رہے آيا اپنے گھر ميں جو خاندان سے سو كلو دور ہے، يا كہ وہ تعزيت والى جگہ پر رہے اور پھر باقى عدت اپنے گھر گزارے ؟
يہ علم ميں رہے كہ خاوند كسى خاص سبب كى بنا پر شہر سے دور رہتا تھا، ہمارے ہاں اس طرح مشكلات اكثر پائى جاتى ہيں، برائے مہربانى تفصيلى جواب دين كر عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

درج ذيل حديث كى بنا پر بيوہ عورت اپنى عدت كا عرصہ اپنے خاوند كے گھر ميں ہى مكمل كريگى:

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان كى بہن فريعۃ بنت مالك رضى اللہ تعالى عنہا سے فرمايا:

" تم اپنے اسى گھر ميں عدت مكمل كرو جہاں تمہيں اپنے خاوند كے فوت ہونے كى اطلاع ملى تھى "

سنن ترمذى حديث نمبر (1204) سنن ابو داود حديث نمبر (2300) سنن نسائى حديث نمبر (200) سنن ابن ماجہ حدث نمبر (2031) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ضرورت و حاجت كى خاطر بيوہ عورت كے ليے دوران عدت دن كے وقت اپنے گھر سے باہر جانا جائز ہے، مثلا ضرورى اشياء كى خريدارى كے ليے بازار جانا، يا پھر كام كے ليے .

ليكن رات كے وقت وہ بغير ضرورت نہيں نكل سكتى مثلا كوئى چور اور ڈاكو اس كے گھر پر دھاوا بول دے تو باہر جا سكتى ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوہ عورت چار ماہ دس دن عدت گزارےگی، اور وہ عدت کے عرصہ میں زینت و زیبائش اور بدن و لباس میں خوشبو لگانے سے اجتناب کریگی، نہ تو وہ زینت اختیار کرے گی اور نہ ہی خوشبو لگائیگی، اور نہ ہی خوبصورت لباس زیب تن کریگی، اور اپنے گھر میں ہی رہےگی، بغیر حاجت کے دن کے وقت باہر نہیں نکلےگی، اور رات کو بھی ضرورت کے بغیر باہر نہیں جائیگی....

اس کے لیے ہر وہ چیز جائز ہے جو عدت کے علاوہ عرصہ میں جائز ہے؛ مثلا اگر باپرد ہو کر اسے کسی مرد سے بات چیت کرنا پڑے تو کر سکتی ہے.

میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگر کوئی صحابی فوت ہو جاتا تو صحابہ کرام کی بیویاں یہی کیا کرتی تھیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے بھی ایسا ہی کیا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 27 - 28).

تعزیت کے لیے عورت گھر سے نہیں نکل سکتی جیسا کہ سوال میں وارد ہوا ہے؛ کیونکہ جب دوران عدت عورت حج کے لیے گھر نہیں نکل سکتی تو پھر تعزیت کی خاطر سسر کے گھر تو بالاولی نہیں جا سکتی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت اور اس کے خاوند نے حج کا عزم کیا تو شعبان کے مہینہ میں اس کے خاوند کی وفات ہوگئی تو کیا اس کے لیے حج کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

آئمہ اربعہ کے ہاں بیوہ عورت دوران عدت حج کے لیے سفر نہیں کر سکتی "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 29).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (72269) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اصل تو یہ ہے کہ لوگ مصیبت زدہ کے گھر جا کر تعزیت کریں، نہ کہ جسے مصیبت آئی ہے وہ تعزیت کے لیے آنے والوں کو ملنے کسی دوسرے گھر جائے.

واللہ اعلم .